

مالی سال 17ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو کا عبوری تخمینہ 5.3 فیصد لگایا گیا ہے جو 10 سال کی بلند ترین سطح ہے۔ موجودہ تیزی میں ملکی طلب کی بحالی کا اہم کردار رہا ہے۔ سب سے زیادہ فائدہ جاری سرکاری اور نجی سرمایہ کاری سے ہوا ہے خصوصاً انفراسٹرکچر اور بجلی کے شعبے میں۔ مزید یہ کہ مستحکم مہنگائی کے ماحول اور بینکوں کی صارفین کی ماکاری میں از سر نو دلچسپی کی بنا پر صارفین اخراجات میں بھی توسیع آئی ہے۔ رسدی حوالے سے گذشتہ برس کے مقابلے میں اہم فصلوں میں بحالی، توانائی کی بہتر رسد اور بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں وسیع البینا اضافے نے اس توسیع میں مدد دی ہے۔

معاشی سرگرمیوں میں مزید بہتری کے ہمراہ تیل کی بحال پذیر عالمی قیمتوں کی ملکی موثر فیول لاگت میں منتقلی کی وجہ سے عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بھی حالیہ مہینوں میں کسی قدر بڑھی ہے۔ مالی سال 18ء میں آگے چل کر بڑھتی ہوئی آمدنی کے موجودہ رجحانات، درآمدات میں اضافے اور نجی شعبے کو بڑھتے ہوئے قرضے کی بنا پر توقع ہے کہ مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ جائے گی۔ تاہم امکان ہے کہ یہ ہدف کے اندر رہی رہے گی۔

معاشی احساسات میں تیزی اور کم شرح سود نے بھی نجی شعبے کو اپنی استعداد میں توسیع کی ترغیب دی ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 17ء کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں بھی 503 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا جو پچھلے سال کی اسی مدت کے اضافے 334 ارب روپے سے خاصا زیادہ ہے۔ اس کا بڑا سبب جاری سرمائے اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں دونوں میں اضافہ تھا جبکہ صارفین ماکاری میں بھی گذشتہ چند ماہ کے دوران اضافہ قائم رہا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ نجی کاروباری اداروں کو قرضے کا بہاؤ وسیع البینا درہا اور اس کو زیادہ تحریک ٹیکسٹائل اور گارمنٹس، کیمیکلز، شکر، تعمیرات اور بجلی کے شعبوں سے ملی۔ مالی سال 18ء میں معاشی سرگرمیوں میں توسیع کے ہمراہ نجی شعبے کے قرضے میں اضافہ جاری رہنے کی توقع ہے۔

بینک ڈپازٹس کی بھرپور نمو اور مرکزی بینک کی ماکاری پر حکومت کے انحصار کے ساتھ کمرشل بینکوں کو خالص واپسی کی وجہ سے قرضے کی فراہمی میں سہولت رہی۔ نیز سیالیت کی باقی ماندہ طلب سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی طرف سے بازار زر کی نئی تلی کارروائیوں نے بھی اپنا کردار ادا کیا اور شہینہ رپورٹیٹ کو عموماً پالیسی ریٹ کے قریب رکھا۔ اس صورت حال کی عکاسی رسد زر (ایم ٹو) سے ہوئی جو اپریل مالی سال 17ء میں 13.8 فیصد (سال بسال) بڑھ گئی جبکہ پچھلے سال کے اسی ماہ میں 13.0 فیصد (سال بسال) تھی۔ یہ اضافہ خالص بیرونی اثاثوں میں بھاری کمی کے باوجود ہوا جس کا سبب ادائیگیوں کے توازن میں مجموعی کمی تھی۔

جولائی تا اپریل مالی سال 17ء میں معاشی سرگرمیوں میں توسیع کے ساتھ درآمدی ادائیگیوں میں بھی اضافہ ہوا۔ دوسری طرف برآمدات میں صرف معمولی بحالی ہوئی جبکہ کارکنوں کی ترسیلات زر بھی خلیج تعاون کونسل کے خطے میں لیبر مارکیٹ کی بدلتی ہوئی حرکات کی بنا پر اس سال سست رفتار ہو گئیں۔ ان تمام عوامل کی وجہ سے جولائی تا اپریل

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



مالی سال 17ء کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ چونکہ آنے والی رقوم جاری کھاتے کے عدم توازن کا پورا احاطہ نہ کر سکیں اس لیے مجموعی توازن ادائیگی خسارے میں بدل گیا جو پچھلے سال کی اسی مدت میں فاضل تھا۔

آگے چل کر توقع ہے کہ آنے والی سرکاری رقوم سے زرمبادلہ کے ذخائر کو تقویت ملے گی۔ درآمدات میں اضافے کا پورے طور پر احاطہ کرنے کے لیے دیگر نجی رقوم۔ خصوصاً بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور برآمدی آمدنی۔ میں پائیدار اضافہ ضروری ہے۔ اس سلسلے میں عالمی طلب میں متوقع بہتری کے ساتھ درآمدات خصوصاً مشینری کی موجودہ ساخت مستقبل میں معاشی سرگرمیوں کے لیے اچھا شگون ہے۔ مزید برآں توقع ہے کہ نمو کی موجودہ رفتار، جس کا بڑا سبب سی پیک سے متعلق سرمایہ کاریاں ہیں، بیرونی براہ راست سرمایہ کاریوں میں اضافہ کرے گی۔

ان عوامل کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ میں تبدیلی نہ کرنے اور 5.75 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**